سمجھ کر آنحضرت پر گناہ گاری کا الزام قائم کر دیا اور اس پر طرح طرح کے برے نتائج پیدا کر لیے'' (۱۱)

قرآن کے علاوہ حدیث وسیر و تاریخ سے بھی پتا چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعلان نبوت سے قبل عرب معاشرے میں پاک باز، راست باز اور فرشتہ صفت انسان مانے جاتے تھے۔ لوگ آپ کو صادق اور امین کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ آپ کی اعلان نبوت سے پہلے کی زندگی خود آپ کی نبوت کی بہت بڑی دلیل تھی، اس لیے ذنبک کے معنی آنحضرت کے گناہ نہ تو قرآن کریم کی رو سے درست ٹھہرتے ہیں اور نہ تاریخ کی رو سے۔

عورتوں کا کھلے چہرے کے ساتھ گھر سے باہر کردار کا جواز

قرآن کریم کی آیت جلباب، آیت غض بصر نیز احادیث وآثار کے ایک وقیع ذخیرے سے استشہاد کرتے ہوئے جمہور اہل علم کا موقف ہے کہ عورت کے پردے میں چہرہ بنیاد ہے، چہرے کے پردے سے پورے بدن کا پردہ ہے، چہرہ کھلا اور بے نقاب ہے تو پردے کا منشاء پورا نہیں ہوتا۔ یہ مسئلہ ہر دور میں امت کے درمیان اجماعی اور متواتر رہا ہے، تاہم بعض محققین قرآن کریم کی ان ہی نصوص، جن سے جمہور نے چہرے کے پردے کا اثبات کیا ہے، میں تاویل اور تحقیق کی بنیاد پر یہ رائے اختیار کی ہے کہ چہرہ پردے کی بنیاد نہیں اور نہ ہی چہرے کا پردہ منصوص ہے۔ حضرت ڈاکٹر شکیل اوج صاحب بھی یہی رائے رکھتے ہیں۔ اس سلسلے میں ان کا مقالہ بعنوان ''عورتوں کا کھلے چہروں کے ساتھ بیرون خانہ زندگی میں کردار'' زبردست تحقیقی شاہکار ہے۔ مقالے کی ابتداء میں اپنے موقف پر دلائل قائم کرتے ہوئے موصوف لکھتے ہیں:

پہلی دلیل:

قل للمؤمنين يغضوا من ابصارهم و يحفظوا فروجهم (النور)

اس آیت میں مردوں کو غض بصر کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ حکم اسی وقت قابل فہم ہوسکتا ہے کہ جب عورتوں کے چہرے کھلے ہوں (نکتہ آفرینی کی داد دیجئے، جو ڈاکٹر صاحب کی دقیقہ سنجی پر دال ہے، ق ع) اگر چہرے ملفوف ہوں تو مردوں کو غض بصر کا حکم دینا بے معنی ہوگا۔ دوسرے یہ کہ من ابصارھم میں من تبعیضیہ ہے، جس سے پتا چلتا ہے کہ نامحرم عورتوں کو اس طرح دیکھنا کہ گویا مردوں کی شعاع بصری ان کا احاطہ کر رہی ہے، ممنوع ہے یعنی سر تا پا گھور کر دیکھنا یا ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا منع ہے نہ کہ اچٹتی ہوئی نظروں سے۔

غض بصر کے معنی اقرب میں یہ لکھے گئے ہیں معہ ما لا تحل له رؤیۃ یعنی اپنی آنکھ کو اس چیز سے روکنا جس کا دیکھنا منع ہے۔ مطلب یہ کہ بنظر شہوت دیکھنا ممنوع ہے۔ ام شریک رضی اللہ عنھا کے حوالے سے ایک روایت نقل کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا (ام شریک) ایک ایسی عورت ہے کہ اس کے پاس میرے اصحاب کا جمگھٹا لگا رہتا ہے۔ یہ روایت نقل کرنے کے بعد علامہ سعیدی فرماتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنھم حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا کی زیارت کرتے تھے اور ان کی نیکی کی وجہ سے بکثرت ان کے پاس آتے جاتے تھے۔'' (۱۲)

اسی انداز میں داد تحقیق دیتے ہوئے ڈاکٹر صاحب اپنے اسی وقیع مضمون میں آگے ایک جگہ یہ تحریر فرماتے ہیں:

''انتہا پسند مذہبی طبقوں کی خواتین میں آج جس نوعیت وہیئت کا پردہ رواج پا چکا ہے، اس پردے کے

ساتھ یہ ناممکن لگتا ہے کہ کوئی عورت کاروبار کر سکے، کسی ہنگامی حالت میں بطور معاون مردوں کی شریک ہو سکے۔ ہنگامی و ایمرجنسی کے حالات میں ضرورت مندوں کی مدد کے لیے گھر سے باہر نکل سکے، کسی جنگ میں شریک ہو سکے، اجنبی مجاہدین کے لیے کھانا تیار کر سکے، زخمیوں کو پانی پلا سکے اور بوقت ضرورت ان کی نرسنگ کر سکے‘‘ (۱۳) (جس پر موصوف نے تاریخ و سیر سے بڑے ٹھوس شواہد پیش کیے ہیں۔ق،ع)

اسی پر بحث کو سمیٹتے ہوئے دعا گو ہوں کہ اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ۔ آمین

حوالہ جات

۱۔ (کیا مسیار میرج جائز ہے؟ سہ ماہی التفسیر جنوری تا مارچ ۲۰۰۷ء)، ص ۳۳۔

۲۔ (کیا مسیار میرج جائز ہے؟ سہ ماہی التفسیر جنوری تا مارچ ۲۰۰۷ء)، ص ۳۳،۳۴

۳۔ (مسلک شیخ اور شاہ ولی اللہ)، سہ ماہی التفسیر، اپریل تا جون ۲۰۰۹ء، ص ۲

۴۔ (کیا غیر مذاہب کے تمام پیروکار باطل پرست ہیں؟) سہ ماہی التفسیر، جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء، ص ۱۴۔

۵۔ ایضاً، ص ۱۴۔

۶۔ ایضاً، ص ۲۵۔

۷۔ (نیل پالش کے ساتھ وضو کے جواز کا مسئلہ، جولائی تا ستمبر ۲۰۰۵ء، ص ۵۲۔

۸۔ ایضاً، ص ۵۳۔

۹۔ (تصحیح دلیل کتاب مسلم عورتوں کا تاج)، اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۶ء، ص ۱۲۔

۱۰۔ ایضاً، ص ۱۳۔

۱۱۔ (مغفرت ذنب کا معنی و مفہوم) التفسیر اپریل تا جون ۲۰۰۷ء، ص ۱۵۔

۱۲۔ (عورتوں کا کھلے چہروں کے ساتھ بیرون خانہ زندگی میں کردار) التفسیر جنوری تا مارچ ۲۰۰۷ء، ص ۳۔۴۔

۱۳۔ ایضاً، ص ۱۱

ارباب فکر و نظر کی جانب سے ڈاکٹر شکیل اوج کی کتاب نسائیات اور ان کی دیگر کتب پر لکھے جانے والے مزید تبصرے اور خطوط آئندہ شمارے میں شائع کیے جائیں گے۔

نسائیات

پر اہل فکر و دانش کے تبصرے

۱۷ فروری ۲۰۱۳ء

سپریم کورٹ آف پاکستان، اسلام آباد

محترم پروفیسر صاحب۔ السلام علیکم

آپ کی کتاب "نسائیات" (چند فکری و نظری مباحث) چیف جسٹس آف پاکستان جناب جسٹس افتخار محمد چوہدری صاحب کو موصول ہو چکی ہے۔ جس کے لئے وہ آپ کے تہ دل سے مشکور ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی کاوش قبول فرمائے، اس کتاب کو عوام الناس کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنائے اور ان کیلئے اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت میں معاون و مددگار رہو۔

اس موقع پر جناب چیف جسٹس صاحب آپ کے لئے نیک خواہشات اور تمناؤں کا اظہار کرتے ہیں۔

آپ کا خیر اندیش

چوہدری عبدالحمید

(اسٹاف آفیسر ٹو چیف جسٹس آف پاکستان)

جسٹس (ریٹائرڈ) ڈاکٹر جاوید اقبال

(سابق جج سپریم کورٹ آف پاکستان)، (سابق چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ)

(سابق سینیٹر سینیٹ آف پاکستان)

۱۷ مارچ ۲۰۱۳ء

جناب پروفیسر محمد شکیل اوج صاحب۔ السلام علیکم

آپ کی ارسال کردہ تصنیف نسائیات مجھے موصول ہوگئی۔ میری طرف سے بہت بہت شکریہ قبول فرمائیے۔ میں نے ابھی اسے سرسری نظر سے دیکھا ہے کتاب میں مباحث نہایت اہم ہیں۔ میرا خیال ہے اسے عدالتوں کی لائبریریوں میں موجود ہونا چاہئے تاکہ جج صاحبان ازدواجی مسائل حل کرنے کی خاطر اس کتاب سے رہبری حاصل کر سکیں۔

زمانہ نہایت تیزی سے بدل رہا ہے۔ نئے تقاضوں سے عہدہ برآ ہونے کیلئے اجتہادی سوچ کے فروغ کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے۔

خیر اندیش

ڈاکٹر جاوید اقبال